Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com
حوالہ/Ref   تاریخ/Date

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پُر معارف ارشاد کی روشنی میں دنیا اور آخرت کی حسنات مانگنے کی نصیحت

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20/ مارچ 2026ء (۲۰/امان ۱۴۰۵ ھش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آج عید کا خطبہ بھی مَیں نے دیا ہے، اِس لیے اِس وقت مَیں مختصر خطبہ دوں گا، اِس کے لیے مَیں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس لیا ہے۔ جس کی طرف ہمیں ہمیشہ توجہ دینی چاہیے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اُس کے مراتبِ عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اُس کا نصب العین دین ہوتا ہے۔

اس تناظر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ دنیا کے ساتھ تعلقات بھی اِس لیے اچھے ہوتے ہیں کہ مقصد اُن کا

دین ہو، یہ مومن کی نشانی ہے۔

فرمایا: اور دنیا، اُس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذّات نہ ہو، بلکہ حصولِ دنیا میں اصل غرض دین ہو۔

حضورِ انور نے اس اَمر پر زور دیتے ہوئے تصریح فرمائی کہ دنیا بھی کماؤ، تو غرض یہ ہونی چاہیے کہ ہمارا دین بہتر ہو، ہم نے دین کی خدمت کرنی ہے۔ دنیا بھی کمانی ہے، تو دین کی بہتری کے لیے نہ کہ غلط کام کر کے اپنی دنیا و آخرت بگاڑنے کے لیے بلکہ اپنی آخرت سنوانے کے لیے اور اپنا دین سنوارنے کے لیے ہمیں دنیا کمانی چاہیے۔

فرمایا کہ اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔ جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لیے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اُس کی اصل غرض منزلِ مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ خود سواری اور راستے کی ضروریات۔

اس مثال کی وضاحت کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ ساری چیزیں جو ہم ساتھ لیتے ہیں سفر میں، آسانیاں پیدا کرنے کے لیے، اُس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ آرام سے سفر کٹ جائے اور ہم منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں نہ یہ کہ اُن سے ہم سفر میں لُطف انداز ہوں۔

فرمایا: اِسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔

حضورِ انور نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا سکھائی ہے کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ اَے اللہ! ہمیں دنیا کی حسنات سے بھی نواز اَور آخرت کی حسنات سے بھی نواز۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً اِس میں بھی دنیا کو مقدّم کیا ہے، لیکن کس دنیا کو؟

فرمایا: حَسَنَۃُ الدُّنۡیَا کو کہ جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔

اسی ضمن میں حضورِ انور نے توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایسی دنیا جس کو حاصل کر کے آخرت میں بھی فائدہ ہو۔ ایسی دنیا کی چیزیں ملیں جو آخرت کی حسنات کا موجب ہو جائیں، نہ یہ کہ ہمیں آخرت میں شرمساری کا سامنا کرنا پڑے۔ بالکل جب دنیا میں پڑ جائیں گے، تو شرمساری کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ اِس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسَنَاتُ الۡاٰخِرَۃ کا خیال رکھنا چاہیے اور ساتھ ہی حَسَنَۃُ الدُّنۡیَا کے لفظ میں اُن تمام بہترین ذرائع حصولِ دنیا کا ذکر آ گیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصولِ دنیا کے لیے اختیار کرنے چاہئیں۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خُوبی ہی ہو، نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو، نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث ہو۔ ایسی دنیا بے شک حَسَنَۃُ الۡاٰخِرَہ کا موجب ہوگی۔

حضورِ انور نے اسی حوالے سے توجہ دلائی کہ

ایسی دنیا کماؤ، جس سے نہ صرف تمہیں فائدہ پہنچ رہا ہو، بلکہ انسانیت کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہو۔ اور دنیا میں ایسی حرکتیں نہ ہوں، جو تمہارے لیے شرم کا باعث بنیں، تمہارے خاندان اور تمہارے قریبیوں کے لیے شرم کا باعث بنیں۔ بلکہ پاک صاف زندگی ہو، نیکی اور تقویٰ پر چلنے والی زندگی ہو، اور جب ایسی زندگی ہو گی اور تم ایسی دنیا کمانے کے لیے اپنی زندگی صَرف کرو گے، تو وہ تمہیں دنیا و آخرت دونوں میں

نوازے گی۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضورِانور نے فرمایا کہ پس آج جب کہ دنیا عمومی طور پر اپنے مقاصد اور مفادات کے حصول میں پڑی ہوئی ہے، ذاتی مفادات کو ترجیح دی جاتی ہے، اگر قوموں کو دیکھیں تو اُنہیں صرف اپنی قوم کی فکر ہے، انسانیت کی نہیں۔ اور اِس میں پڑ کر یہ لوگ اپنی تباہی کے سامان کر رہے ہیں۔ ہمیں ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی حسنات مانگنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ ہمیں ایسے حالات میں اِس طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم اپنی دنیا و آخرت سنوار سکیں اور ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہ سکیں۔ دنیا تباہی کے گڑھے میں جا رہی ہے، جیسا کہ مَیں نے کہا، اللہ تعالیٰ ہمیں اِس سے محفوظ رکھے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمیں اپنے اعمال بھی بہتر کرنے کی توفیق ملے اور اِس لحاظ سے دعائیں کرنے کی بھی توفیق ملے، جیسا کہ ابھی (عید کے) خطبہ میں بھی، مَیں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقت میں اِن حسنات کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بہترین دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے اور اُنہیں قبول بھی فرمائے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔